بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

ہمیں اس رمضان میں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لئے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوتی ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16؍اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آیات 184 تا 187 کی تلاوت و ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پھر ہمیں ماہِ رمضان میں سے گزرنے کا موقع مل رہا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ صرف رمضان کے مہینے کو پانا، سحری اور افطاری کرنا کافی نہیں بلکہ روزوں کے ساتھ ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ روزوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بعض حکم دیے ہیں، اور ان پر عمل کرنے کے نتیجے میں اپنا قرب عطا فرمانے اور قبولیتِ دعا کی نوید سنائی ہے۔ جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بیماری اور جائز وجہ سے روزوں سے رخصتی اور بعد میں روزوں کی تعداد کو پورا کرنے نیز اگر طاقت ہو تو فدیہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ قرآن کریم کی اہمیت اور اس کے نزول کے متعلق بتا کر یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کرنا ہمارے لیے ہدایت اور مضبوطی ایمان کا ذریعہ ہے۔ پھر ہمیں یہ خوش خبری دی گئی ہے کہ اے نبی! میرے بندوں کو بتا دے کہ مَیں ان کے قریب ہوں۔ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔

قبولیتِ دعا کے لیے بعض شرائط ہیں، جب ہم ان شرائط کے مطابق اپنی دعاؤں میں حسن پیدا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب اور دعاؤں کو سننے والا پائیں گے۔ اس وقت مَیں دعا کی اہمیت، قبولیتِ دعا کی شرائط اور فلسفے سے

متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بعض فرمودات پیش کروں گا۔قبولیتِ دعا کے مضمون میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ پہلا قدم بندے نے ہی اٹھانا ہے، جب اس کی انتہا ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت جوش میں آتی ہے۔
حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔دعا زبانی بک بک کا نام نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا اور رُوح آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے۔ یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اسے موت کہہ سکتے ہیں۔

قبولیتِ دعا کے مسئلے کو بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ استجابتِ دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلے کی فرع ہے۔دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل محبت اور وفاداری سے جھک کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدان میں آگے جاتا ہے اور بارگاہِ الوہیت میں اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔تب قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا جو کچھ کہ اولیائے کِرام ان دنوں تک عجائب اور کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہ دکھلا دیں گے۔مجاہدہ پہلے بندے کے ذمہ ڈالا پھر یہ دعا سکھائی کہ ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے۔سو انسان کو چاہیے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے۔اُس جہان کے مشاہدے کے لیے اِسی جہان سے ہمیں آنکھیں لے جانی ہیں۔

پس ان دنوں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا بہت کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے۔ دلوں کو پاک کر کے حقیقی عابد بنائے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کا حق ادا کرنے والا بھی بنائے۔آج کل جس طرح شدت پسند کر رہے ہیں ان کی طرح نہ ہو جائیں کہ خدا اور رسول کے نام پر ظلم کیے جا رہے ہیں۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس قدر گناہ گار ہو گئے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ ہمیں بخشے گا نہیں۔اصل میں شیطان یہ وسوسے ڈال رہا ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام شیطان کے اس حملے سے بچنے کا طریق بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں کہ گناہ کرنے والا گناہوں کی کثرت کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ جولوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے بھی منکر ہوجاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہام 'اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِکَ' کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 'کُلّ' سے مراد یہ ہے کہ جن کے نہ سننے سے ضرر پہنچتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ تربیت اور اصلاح چاہتا ہے تو ردّ کرنا ہی اجابتِ دعا ہے۔ راز اور بھید یہی ہے کہ داعی کے لیے خیر اور بھلائی ردِّ دعا میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولِ دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ مَیں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ دعا میں جب کوئی جز و مضر ہوتا ہے تو دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی۔

حضورِ انور نے فرمایا: روزانہ کی ڈاک میں لوگوں کے خط آتے ہیں کہ دعا کرتے ہیں اور زبردستی ایک کام کرنے کے لیے کوشش بھی کرتے ہیں پھر بھی اس کے نتیجے بہتر نہیں نکلتے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ ہوتا ہے۔ فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا دعا کو انتہا تک پہنچایا کہ نہیں۔ اگر دعا کو انتہا تک پہنچایا اور پھر بھی اس کے نتائج نہیں نکلے تو پھر یہی اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اور اسی میں انسان کا فائدہ تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب و یابس کو نہیں کیونکہ جوشِ نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر دعا کو ردّ بھی کر دیتا ہے اور یہ ردّ ہی اس کے لیے قبولِ دعا ہوتا ہے۔

قبولیتِ دعا کی شرائط کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں کہ دعا کرانے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ دعا کرانے والا اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدِّ نظر رکھے۔ صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنائے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لیے بابِ استجابت کھولا جاتا ہے۔ پھر قبولیتِ دعا کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اعتقادی لحاظ سے مضبوط ہو، عملِ صالح کرنے والا ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ جولوگ کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کا تقدم اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر جو کلمہ دعائیہ ہے اس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے

دو نام ’عزیز‘ اور ’حکیم‘ ہیں۔ عزیز تو یہ ہے کہ ہر کام کر دینا اور حکیم یہ کہ ہر ایک کام کسی حکمت سے موقع اور محل کے مناسب اور موزوں کر دینا۔

فرمایا: تقویٰ کو شریعت کا خلاصہ اور مغزِ شریعت کہہ سکتے ہیں۔ اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رحم کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رحم دو قسم کا ہوتا ہے ایک رحمانیت اور دوسرا رحیمیت۔ رحمانیت تو ایسا فیضان ہے کہ جو زمین و آسمان اور ارضی و سماوی اشیا کی صورت میں ہمارے وجود اور ہستی سے بھی پہلے ہی شروع ہوا۔ دوسری رحمت رحیمیت کی ہے یعنی جب ہم دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرتا ہے۔ دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ مانگتے جاؤ گے ملتا جائے گا۔ مانگنا انسان کا خاصہ اور استجابت اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرو اور انہیں کام میں لاؤ۔ قانونِ قدرت میں قبولیتِ دعا کی نظیریں موجود ہیں اور ہر زمانے میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے۔ اسی لیے اس نے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا تعلیم فرمائی ہے۔

دعا کے حوالے سے نماز کی غرض اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ چند باتیں مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کے عطا کردہ عظیم خزانے میں سے پیش کی ہیں جن پر عمل کر کے ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔ پاکستان اور الجزائر سمیت جہاں بھی احمدیوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں ان کے لیے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ دوسروں کے لیے دعائیں کرنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں؛ پس یہ فائدہ مند سودا ہے، اس لیے یہ نسخہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں خاص طور پر اس نسخے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللہ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ اُذۡکُرُوا اللّٰہَ یَذۡکُرۡکُمۡ وَادۡعُوۡہُ یَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔